کو کافی تلاش کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حدیث کی مندرجہ ذیل کتابوں میں یہ روایت نہیں ہے (۱) الصحیح للبخاری (۲) الصحیح لمسلم (۳) سنن ابی داؤد (۴) الجامع للترمذی (۵) سنن ابن ماجہ (۶) النسائی (۷) مسند الدارمی (۸) موطا امام مالک، (۹) مسند احمد بن حنبل۔

البتہ موضوعات کی کتابوں میں سے ایک کتاب "تذکرۃ الموضوعات" میں یہ روایت تو نہیں اسی جیسی ایک روایت نظر سے گزری وہ یوں ہے۔

انا من نور اللہ والمومنون منی الخیر فی وفی امتی الی یوم القیامۃ۔ [1] میں اللہ کے نور سے ہوں اور مومنین مجھ سے ہیں بھلائی میرے اندر ہے اور میری امت کے اندر قیامت تک رہے گی۔

یہ روایت تذکرۃ الموضوعات میں ملتی ہے۔ اس سلسلے میں ابن حجرؒ کا قول ہے "قال لا اعرفہ" ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ میں اس روایت کو نہیں جانتا۔ یہ روایت حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتی اور یہ روایت نہایت موضوع ہے۔ لیکن فاضل مضمون نگار نے پتہ نہیں حدیث کی کس کتاب سے اس روایت کی تخریج کی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اسلام اعتدال و میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔ ہر معاملہ میں اسلام کا اپنا ایک مزاج ہے۔ اس سلسلے میں اگر کمی و زیادتی ہوگی تو گمراہی لازم آئے گی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انسان تھے، نبی تھے، علم و ہدایت کا ... تھے۔ ہماری ہدایت کے لئے آئے۔ درود ہو آپ پر سلام ہو آپ ...

اسلام کو جتنا نقصان غیروں سے پہنچا ہے اس سے کہیں زیادہ ...

---

[1]: تذکرۃ الموضوعات، محمد طاہر بن علی الہندی، فضل الرسول ...

یا ہے۔ ہم میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو عوام کو موضوع احادیث اور قسم کی باتوں میں پھنسا کر ان کی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ حالانکہ خدا سب کچھ دیکھ رہا ہے ـــ ہم تمام اس پر غور کرنا چاہیے۔

آج بھی نبی کے بشر اور غیر بشر پر بحثیں ہوتی ہیں اور نوبت جنگ و جدال کی - آتی ہے۔ آج نبی کے نور اور غیر نور ہونے پر بحث فتنہ و فساد تک پہنچ جاتی ـــ اور ہر گروہ یہ سمجھتا ہے کہ اگر ہم نے اپنے موقف میں نرمی برتی تو محبت رسول کا حق ادا نہیں ہوگا۔ حالانکہ انہیں سمجھنا چاہیے کہ اصل محبت بحث و مباحثہ اور اس کی خاطر ایڑی چوٹی کی طاقت لگانا نہیں، بلکہ آپ کے بتائے ہوئے احکام دین کی پابندی کرنا ہی اصل محبت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارا عقیدہ صحیح کرے اور ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ہم کو فتنہ سے بچائے ـــ آمین

ختم شد

سبع معلقات
ایک تحقیقی مطالعہ

امتیاز احمد اعظمی (ریسرچ اسکالر) شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڈھ (یوپی)

(۱)

جاہلی سرمایہ شاعری دنیائے عربی ادب کے لئے بہترین شہ پارہ ہے۔ ادب قوم و ملت کے تہذیب و تمدن، رہن سہن، چال چلن اور فکر و نظر کی سچی عکاسی کرتا ہے۔ وہ قوم کو زندہ رکھنے اور اس کی زندگی کا ثبوت دینا ہے۔ ایک زندہ قوم اس سے بے بہرہ نہیں رہ سکتی۔ جاہلی ادبی سرمایہ بھی [illegible] کی ادبی سرگرمیوں اور عرب جاہلی قوم کی اس سے دلچسپی کی عکاسی کرتا ہے۔ خاص طور پر ان کا شاعرانہ ذوق اور شعر سے ان کی دلچسپی اس قوم کی تخلیقی [illegible] کی عکاسی کرتی ہے۔ وہ اپنی خواہشات و جذبات کی ترجمانی شعری انداز میں کرتے۔ ان اشعار میں ان کے صاف دل کی سچی تصویر ہوتی، جاہلی شاعری عرب جاہلی قوم کی تہذیب و تمدن، اور طور طریقہ کی پوری جلوہ نمائی ہو [illegible] بعد میں اس ادبی سرمایہ میں شکوک و شبہات کے بادل منڈلائے [illegible] سے قیمتی، اہم، جاہلی سماج کی پوری عکاسی کرنے والے اور [illegible]

کی شکل "سبع معلقات" تصور کئے جاتے ہیں۔ یہ سات قصائد ادب جاہلی کے معتبر، مستند یافتہ اور مجمع ذخیرے سمجھے جاتے ہیں، بیش قیمت اور زمانہ جاہلی کے ادب کا سرمایۂ عظیم تصور کئے جاتے ہیں، اور جمہور کی نظر میں سات مایۂ ناز شعراء کی کاوشوں کے مایہ ناز اور لائق فخر و مباہات شعری ذخیرے یا قصائد ہیں۔

معلقات کی حقیقت:-

اکثر علماء و ادباء کے نزدیک "معلقات" یہ وہ قصائد یا اشعار کے مجموعے ہیں جنہیں اصحاب فن اور اصحاب نقد نے تمام فنی کاوشوں میں سے منتخب اور افضل قرار دے کر بطور اعزاز و تکریم خانہ کعبہ کی دیواروں پر سنہرے پانی سے لکھ کر خانۂ کعبہ پر آویزاں کیا، ابن عبدربہ، ابن الکلبی، ابن رشیق، ابن خلدون اور بغدادی جیسے ادب و فن کی تاریخ داں شخصیات معلقات کے خانۂ کعبہ کے آویزاں کئے جانے کے قائل و معترف ہیں۔ وہ اس بات سے متفق ہیں کہ ان قصائد کا نام معلقات رکھے جانے کی وجہ ان معلقات کا کعبہ کی دیواروں پر آویزاں کرنا یا لٹکانا ہے۔

مستشرق چارلس لائل نے نہایت تفصیل سے معلقات پر بحث کی ہے وہ بھی اسی نظریہ پر پہنچا کہ ان قصائد کا نام معلقات اس وجہ سے پڑا کہ یہ خانۂ کعبہ کے دیواروں پر لٹکائے گئے تھے۔

[illegible] کے [illegible] جانے پر متفق ہیں۔ یہ سات قصائد [illegible] اس کے باوجود انہیں معلقات کہے [illegible] [illegible] وہ کہتے ہیں کہ یہ قصائد [illegible] جانے جہاں میلے اور شعر و شاعری کی مجلسیں لگتیں، [illegible]

کے نزدیک معلقات وہ قصائد کہلاتے ہیں جو خیموں میں لٹکائے گئے۔ ابو جعفر النحاس[1] کا کہنا ہے کہ یہ وہ اشعار کے مجموعے ہیں جو بادشاہوں کے خزانے میں رکھے گئے۔ کعبہ میں آویزاں کرنے کے مخالف ہیں اور خانہ کعبہ کی دیوار پر آویزاں کرنے کی بات کو من گھڑت تسلیم کرتے ہیں۔ ابن رشیق اور سیوطی کے بقول معلقات وہ خزانۂ اشعار جاہلی ہیں جو یا تو دیوار کعبہ پر یا خزانہ بادشاہ میں لٹکائے گئے۔

اکثر مستشرقین نے معلقات کو منتخبات کے معنی میں لیا ہے۔ مشہور جاپانی مستشرق نولڈکی نے لفظ معلقات کو لفظ منتخبات کے مشابہ قرار دیا اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے اس نے کہا کہ در اصل اس قلادۃ سے مشابہت کی بنا پر اس کا نام معلقہ پڑا جو جانوروں کی گردن میں لٹکایا جاتا ہے اور ان قصائد کو معلقات کہنے کی اصل وجہ ان کی اہمیت اور فضیلت کو بتانا ہے فرانسیسی مستشرق کلیمان ہیار نے بھی معلقات کو قلادۃ کے معنی میں لیا ہے۔ اس کے نزدیک معلقات، معلقہ کی جمع ہے جو قلادہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ایک دوسری رائے یہ ہے کہ معلقات در اصل جاہلی شعروں میں دو شعروں کے دو منظوم ہوتے ہیں جو سبعہ السبع کے نام سے موسوم و متعارف تھے۔ لیکن صاحب جمہرۃ اشعار العرب نے ان

---

[1] ابو جعفر نحاس نے معلقات کی شرح میں لکھا ہے ان سات قصائد کے جمع کرنے میں اختلاف ہے ایک گروہ کہتا کہ عرب بڑی کثیر تعداد میں عکاظ کے میلہ میں جمع ہوتے جہاں مشاعرے ہوا کرتے تھے، اور جب بادشاہ کسی قصیدہ کو پسند کرتا تو وہ حکم دیتا کہ ایسے خزانہ میں لٹکا کر محفوظ کر دو۔ لیکن یہ کہنا کہ یہ قصائد کعبہ میں آویزاں کئے گئے، اور کوئی پسند نہیں رکھتا۔